

# اسرائیل نے اپنا جوہری ہتھیاروں کا ذخیرہ کیسے چوری کیا اور امریکہ نے اسے چھپانے میں کیسے مدد کی

اسرائیل کا جوہری ہتھیاروں والا ملک بن کر ابھرنا سائنسی اختراع کی فتح نہیں تھا، بلکہ ایک منصوبہ بند چوری کا عمل تھا۔ خاص طور پر، 1960 کی دہائی میں ریاستہائے متحدہ سے 100-300 کلوگرام ہتھیاروں کے درجے کا انہائی افزودہ یورینیم (HEU) چوری کرنا۔ NUMEC معاملہ تاریخ کا سب سے سنگین جوہری چوری کا کیس ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے 1967 میں USS Liberty حملہ، جہاں واضح شواہد سے پتہ چلتا تھا کہ اسرائیل نے جان بوجھ کر ایک امریکی جاسوسی جہاز کو نشانہ بنایا، امریکی جوہری مواد کی چوری کو حکمت عملی سے انکار، سیاسی دباؤ، اور سفارتی استثنی کے ہوں کے نیچے دبادیا گیا۔

یہ مضمون انکشاف کرتا ہے کہ اسرائیل نے اپنے جوہری ہتھیاروں کے ذخیرے کو ایندھن دینے والا یورینیم کیسے چوری کیا، اسے بغیر پکڑے ہوئے کیسے سمجھ کیا، اور وہ اپنی جوہری حیثیت کے بارے میں جھوٹ بولتا رہتا ہے۔ جو کہ امریکہ کی ملی بھلکت اور ایک ایسی خارجہ پالیسی کے اصول سے ممکن ہوا جو ذمہ داری سے زیادہ خاموشی کو ترجیح دیتا ہے۔

## NUMEC معاملہ: امریکہ کا یورینیم، اسرائیل کا بم

پنسلوانیا کے اپلو میں نیو کلیئر میٹریز اینڈ ایکو پیمنٹ کار پور یشن (NUMEC) کا کیس طویل عرصے سے اسرائیل کے جوہری ہتھیاروں کے پروگرام کی ابتداء کے طور پر ذکر کیا جاتا رہا ہے۔ 1957 سے 1970 کی دہائی کے وسط تک، اس سہولت سے 200 سے 600 پاؤنڈ (90-270 کلوگرام) HEU غائب ہو گیا۔ NUMEC کے صدر، زلمان شاپیرو، کے اسرائیلی انٹلی جنس کے ساتھ قریبی تعلقات تھے۔ 1968 میں، اسرائیلی انجینئرنگ، جن میں رافی ایتان شامل تھے۔ جو بعد میں جو نا تھن پولارڈ کی جاسوسی آپریشن کے انتظام کے لیے مشہور ہوئے۔ نے NUMEC کا دورہ کیا۔ ایتان، جو اس وقت امریکی جوہری ہتھیاروں کے ڈیزائن میں معلومات سے لیس تھا، یورینیم کی منتقلی کو منظم کرنے کے لیے بہترین پوزیشن میں تھا۔

خفیہ سے ہٹائی گئی CIA کی تشخیصات اور 2010 کا GAO رپورٹ نے مواد کے غائب ہونے کی تصدیق کی، جو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ اسرائیل کے ڈیموناری ایکٹر میں پہنچا، جہاں اس نے ملک کے ہتھیاروں کے پروگرام کو شروع کیا۔ 1967

تک، اسرائیل کے پاس کم از کم دو قابل ترسیل جوہری ہتھیار تھے، جو چھ روزہ جنگ کے دوران عرب مداخلت کو روکنے کے لیے استعمال کیے گئے۔ اس میں سے کچھ بھی امریکی یورینیم کے بغیر ممکن نہ ہوتا۔ جو کھلم کھلا چوری کیا گیا۔

## یورینیم کی سملنگ: ایک کامل جرم کی فزکس

1960 اور 1970 کی دہائیوں میں HEU کی سملنگ زیادہ تر لوگوں کے خیال سے کہیں زیادہ آسان تھی۔ یورینیم-235 اپنی طویل نصف زندگی (~704 ملین سال) کی وجہ سے بہت کم سطح پر گاما تابکاری خارج کرتا ہے۔ اگر 20 کلوگرام کا HEU نمونہ یورینیم ڈائل آسائید ( $\text{UO}_2$ ) کے طور پر لے جایا جائے تو یہ تقریباً  $1.49 \times 10^7 \text{ Bq}$  کی گاما سرگرمی پیدا کرتا ہے۔ جو مناسب ڈھال کے ساتھ پس منظر تابکاری کے مقابلے میں نہ ہونے کے برابر ہے۔

نیزی سے کم ہونے والے قوانین کا استعمال کرتے ہوئے:

- ایک تخفیف کا عنصر  $\sim 10^{-13} \text{ cm}^{-1}$  اور  $\mu = 18.2 \text{ cm}$  میں میں  $I/I_0 = e^{(-\mu x)}$

- اس سے  $1.49 \times 10^7 \text{ Bq}$  کو  $\sim 1.49 \text{ Bq}$  موثر کم کیا جاتا ہے۔

- 10 سینٹی میٹر کے فاصلے پر، تابکاری کی خوراک کی شرح  $\sim 0.00001 \text{ mSv/h}$  ہے۔ جو صرف قدرتی پس منظر کی خوراک کا  $\sim 3.65 \%$  (mSv/h 0.000274) ہے۔

دوسرے لفظوں میں، ایک کوریئر 20 کلوگرام کے ساتھ ایک سوت کیس میں نیویارک سے تل ایسیب تک پرواز کر سکتا تھا اور کبھی بھی الارم نہیں بجتا۔ خاص طور پر ایک ایسے دور میں جب ریڈی ایشن ڈیلیکٹر ز نہیں تھے اور کارگو کی جانب پڑتاں کم سے کم تھی۔ سمندری ترسیل یا سفارتی تھیلے اس سے بھی کم قابل شناخت ہوتے۔ کئی چھوٹی ترسیلات کئی مہینوں میں چوری شدہ پوری مقدار کو آسانی سے منتقل کر سکتی تھیں۔

## جان بوجھ کراہام: دھوکہ دھی کی پالیسی

اسرائیل نے کبھی بھی جوہری ہتھیاروں کے مالک ہونے کا اعتراف نہیں کیا، بلکہ اس کے بجائے "جان بوجھ کراہام" کی پالیسی پر عمل کیا۔ یہ حکمت عملی سے غیر شفافیت نہیں ہے؛ یہ حساب شدہ گریز ہے۔

سیمینگٹن ترمیم (U.S.C. § 2799aa-1 22) کسی بھی ملک کو امریکی غیر ملکی امداد دینے سے منع کرتی ہے جو نیوکلیئر و پینٹینکنالوجی لی تجارت کرتا ہو جو کہ نیوکلیئر عدم پھیلاو معاهدے (NPT) سے باہر ہو۔ اسرائیل اس معاهدے کا دستخط کننہ نہیں ہے۔ نظریاتی

طور پر، اس سے اسے امریکی فوجی امداد کے لیے نااہل ہونا چاہیے۔ عملی طور پر، اسرائیل کو سالانہ 3.8 بلین ڈالر امریکی امداد ملتی ہے۔ قانونی تقاضوں کو "قومی سلامتی" کے نیاد پر مسلسل صدارتی استشنا کے ذریعے نظر انداز کیا جاتا ہے۔

بالکل اسی طرح جیسے امریکی حکومت نے **USS Liberty** کے تقول اور زندہ بچ جانے والوں کے میانات کے باوجود جو ثابت کرتے ہیں کہ حملہ جان بوجھ کر کیا گیا تھا۔ 1970 کی دہائی میں امریکی ایجنسیوں نے NUMEC کی تحقیقات کو دبادیا۔ ایمک انرجی میشن، FBI، اور CIA سب پر اسرائیل کی شمولیت کو کم کرنے کے لیے دباؤ ڈالا گیا۔ ایتان نے امریکی حکام کی طرف سے کبھی پوچھ گچھ کیے بغیر اسرائیلی انسٹیلی جنس کے سینئر عہدوں پر کام جاری رکھا۔

## NUMEC اور USS Liberty: استشنا کے متوازی گیسز

8 جون 1967 کو، چھ روزہ جنگ کے دوران، اسرائیلی جنگی طیاروں اور ٹارپیڈو بوئس نے **USS Liberty** پر حملہ کیا، جو بین الاقوامی پانیوں میں ایک واضح طور پر نشان زدہ امریکی انسٹیلی جنس جہاز تھا۔ چوتیس امریکی ہلاک ہوئے۔ زندہ بچ جانے والوں، روکے گئے مواصلات، اور بعد کے رپورٹس سے تصدیق ہوتی ہے کہ اسرائیل جانتا تھا کہ وہ ایک امریکی جہاز پر حملہ کر رہا ہے۔ پھر بھی، امریکہ۔ اسرائیل اتحاد کو محفوظ رکھنے کے لیے، اس واقعے کو "ایک المناک حادثہ" قرار دیا گیا اور تیزی سے دبادیا گیا۔

NUMEC نے اسی پلے بک کی پیروی کی: واضح حالاتی شواہد، اسرائیل کی طرف سے انکار، امریکی حکومت کی طرف سے خاموشی، اور کوئی جوابدی نہیں۔ دونوں صورتوں میں، "اسٹریجنگ پارٹنر شپ" کے لیے سچائی کو قربان کیا گیا۔

## انکار اور عالمی اثرات

اسرائیل کا اپنے جوہری ہتھیاروں کے ذخیرے کو تسلیم کرنے سے انکار و سیع نتائج کا حامل ہے۔ یہ مشرق وسطیٰ کو غیر مسکونی کرتا ہے کیونکہ یہ ایران جیسے مخالفین کو اپنے دفاع کے لیے اقدامات کرنے پر اکساتا ہے۔ یہ اسرائیل کو غیر پھیلاؤ کی پالیسی کو متعین کرنے کی اجازت دیتا ہے جبکہ وہ مکمل طور پر NPT فریم ورک سے باہر کام کرتا ہے۔

مزید برآں، اسرائیل کی جوہری پالیسی پر تنقید کو اکثر IHRA کی تعریفوں کے تحت یہودی مخالف قرار دے کر مسترد کیا جاتا ہے، جو جائز تحقیقات اور واچ ڈاگنگ کو روکتا ہے۔ نتیجہ ایک جوہری ہتھیاروں سے لیس ریاست ہے جو بغیر معافانہ، بغیر جوابدی، اور مکمل سفارتی استشنا کے ساتھ کام کرتی ہے۔

## نتیجہ: وہ ناقابل سزا جرم جس نے ایک خطے کو شکل دی

یکم جولائی 2025 تک، امریکی یورینیم کی چوری اور NUMEC معاہدے کی پرده پوشی حل طلب ہے۔ USS Liberty پر حملہ بھی اسی طرح ہے۔ دونوں ایک گھری حقیقت کی عکاسی کرتے ہیں: جب اسرائیل کے اقدامات امریکی قانون یا اقدار سے متصادم ہوتے ہیں، واشنگٹن اکثر انصاف کے بجائے خاموشی کو ترجیح دیتا ہے۔

یورینیم کی چوری نہ صرف ممکن تھی۔ اسے انجام دیا گیا اور نظر انداز کیا گیا۔ تابکاری اتنی کمزور تھی کہ اسے پکڑانے جا سکے، اور تصادم کے سیاسی اخراجات بہت زیادہ تھے۔ اسرائیل نے چوری شدہ مواد پر ایک خفیہ ذخیرہ بنایا، اور دنیا۔ خاص طور پر ریاستہائے متحدہ۔ نے دوسری طرف دیکھنے کا انتخاب کیا۔

یہ خاموشی صرف ملی بھلکت نہیں ہے۔ یہ پالیسی ہے۔